148449-کیا بیوی کو خاوند سے سوال کرنے کا حق حاصل ہے کہ وہ کہاں جا رہا ہے، یا کہ ایسا کرنا حرام ہے ؟

سوال

کیا شریعت بیوی کو اپنے خاوند سے دریافت کرنے سے منع کرتی ہے کہ وہ کہاں جا رہا ہے، کیا شریعت میں بیوی کے لیے ایسے سوالات کرنا حرام ہیں ؟

پسندیدہ جواب

شریعت اسلامیہ نے خاوند اور بیوی
دونوں پر واجب قرار دیا ہے کہ وہ ایک دوسرے سے حسن معاشرت کے ساتھ پیش آئیں اور آپس
میں اچھے طریقہ سے بود و باش اختیار کریں.

ابن کثیر رحمہ اللہ کا کہنا ہے :

"قولہ عزوجل :

.{اور ان (بیویوں) کے ساتھ اچھے
طریقہ سے بود و باش اختیار کرو}.النساء (19).

یعنی حسب استطاعت بیوی کو اچھی بات
کہو، اور اپنے افعال میں بھی اچھائی اختیار کرو، اور اپنی شکل و صورت بھی اچھی بناؤ،
جیسا آپ خود چاہتے ہیں کہ وہ آپ کے لیے یہ سب کچھ کرے، تو بالکل اسی طرح آپ بھی وہی
کچھ کریں جو اس سے چاہتے ہیں.

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان
ہے :

.{اور ان (عورتوں) کے بھی بالکل
اسی طرح حقوق ہیں جس طرح ان پر حقوق ہیں اچھے طریقہ کے ساتھ}.البقرۃ (228).

دیکھیں : تفسیر ابن کثیر (242/2).

اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ خاوند
اور بیوی کے حقوق میں فرق پایا جاتا ہے، اور اسی طرح بیوی اور خاوند کی طبیعت میں
بھی فرق ہوتا ہے.

مثلا بیوی اپنے خاوند کی اجازت کے
بغیر گھر سے باہر نہیں نکل سکتی، لیکن خاوند کے لیے ایسا نہیں کہ وہ بھی اپنی بیوی
سے اجازت لے کر اور اسے بتا کر ہی جائے.

اسی طرح بیوی اپنے خاوند کے گھر میں
کیسی ایسے شخص کو داخل ہونے کی اجازت نہیں دے سکتی جسے خاوند پسند نہیں کرتا، لیکن
یہ چیز خاوند کے لیے نہیں ہے کہ وہ بھی بیوی کی اجازت کے بغیر کسی کو نہ داخل ہونے
دے.

اس کے علاوہ ازدواجی زندگی میں اور
بھی کئی ایک معاملات ایسے ہیں جنہیں خاوند جانتا ہے اور شریعت مطہرہ نے اسے بیان
کیا ہے، یا پھر عرف عام میں عادتا معروف ہیں.

کسی بھی عرف میں اور نہ ہی شریعت الہی
میں یہ چیز معروف ہے کہ بیوی کو یہ حق پہنچتا ہے کہ اسے معلوم ہونا چاہیے کہ اس کا
خاوند کہاں جا رہا ہے، اور کہاں نکل رہا ہے؛ کیونکہ اصل میں خاوند نے تو کئی کاموں
اور مصلحتوں کے لیے گھر سے جانا ہوتا ہے؛ ان کا تعلق کام کاج سے بھی ہوتا ہے اور
عبادت سے بھی اور صلہ رحمی کے ساتھ بھی، اس لیے یہ ناممکن ہے کہ بیوی کو حق دیا جا
سکے کہ خاوند جاتے وقت بیوی کو بتا کر جائے کہ وہ کہاں جا رہا ہے اور کس کام کے لیے
نکل رہا ہے.

اور یہ چیز طبعی طور پر بیوی کے لیے
نہیں ہے کیونکہ وہ تو گھر سے نادر ہی نکل کر جاتی ہے، اور اس لیے بھی کہ اس کے سارے
امور اور معاملات تو گھر کے ساتھ ہی وابستہ ہیں.

لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم یہ نہیں کہہ
سکتے کہ بیوی کے لیے خاوند سے دریافت کرنا حرام ہوگا کہ وہ کہاں جا رہا ہے، بلکہ ابھی
تک لوگ دیکھتے ہیں کہ خاوند اپنی بیوی کو بتا کر جاتا ہے، اور خاص کر جوانی کی عمر
میں.

یا پھر ہو سکتا ہے اس کا تعلق صرف
خاوند کے ساتھ ہو یا پھر اس کی کوئی سوکن ہو، اور وہ ڈرتی ہو کہ کہیں وہ اس کی باری

میں دوسری بیوی کے پاس نہ چلا جائے، یا اسے خدشہ ہو کہ خاوند کا سلوک پسندیدہ نہ
ہو.

لیکن یہ چیز قبول اور تحمل کی حدود
میں رہنا چاہیے جبکہ خروج قلیل ہو، اور کبھی کبھار ایسا ہوتا ہو، لیکن یہ عام طبیعت
نہیں بن سکتی کہ وہ جب بھی گھر میں آئے یا گھر سے نکلے تو بیوی کو بتا کر جائے،
کیونکہ ایسا تو کوئی خاوند برداشت نہیں کر سکتا یا پھر اس سے اچھی زندگی بسر نہیں
ہو سکتی.

لیکن ہم خاوند کو تنبیہ کرتے ہیں کہ
ان کے لیے بہتر اور افضل یہی ہے کہ جب زیادہ مدت کے لیے جا رہے ہوں تو وہ اپنی
بیویوں کو بتا کر جائیں کہ وہ کہاں جا رہے ہیں، یا پھر وہ ایسی جگہ اور ایسے کام کے
لیے جا رہا ہو جو خطرناک ہو؛ کیونکہ ایسا کرنے میں بہت سارے فوائد پائے جاتے ہیں :

اول :

اس سے بیوی کی قدر و قیمت میں اضافہ
ہوتا ہے، اور اسے وہ اہمیت دی جائیگی جس کا ایک شریک حیاۃ مستحق ہوتا ہے.

دوم :

زیادہ مدت دور اور غائب رہنے کی بنا
پر بیوی کو جو پریشانی لاحق ہوگی اس سے بیوی بچ جائیگی.

سوم :

اگر خاوند خطرناک جگہ گیا ہو اور
طویل عرصہ تک واپس نہ آئے تو پھر اسے جلدی تلاش کیا جا سکتا ہے، مثلا امن و عامہ کے
محکمہ سے رابطہ کر کے، یا پھر ایسے مد مقابل سے ملاقات کر کے جس سے اسے خطرہ تھا،
یا پھر کسی ایسی جگہ گیا ہو جہاں کا امن و امان ہی بحال نہیں.

بعض جگہوں پر جانے کا بیوی کو بتانے
میں پہل کرنا بہت ہی اچھی بات ہے اور اس میں خیر ہے قبل اس کے کہ بیوی خود دریافت
کرے.

ہماری تو رائے یہی ہے کہ اس طرح کے
معاملات میں بیوی کو اعتماد میں لینا اور اسے بتانا ازدواجی تعلقات میں بہتری اور
تقویت کا باعث بنتا ہے، اور آپس میں ایک دوسرے سے محبت والفت اور تعلق میں اضافہ
کا باعث ہے.

ہم بیوی کو تنبیہ کرتے ہیں اور ایسا
کرنے سے اجتناب کرتے ہیں کہ جب بھی خاوند گھر سے جانے لگے یا پھر نکلے تو وہ ہر بار
اس سے دریافت مت کرے کہ وہ کہاں جا رہا ہے کیونکہ ایسے سوالات عام طور پر خاوند کو
اچھے نہیں لگتے اس لیے عقل و دانش رکھنے والی اور تجربہ کار مائیں اپنی بیٹیوں کو
شادی سے قبل ہی بتا دیتی ہیں کہ وہ خاوند سے اس طرح کے سوالات مت کریں.

اسی طرح ہم اپنی فاضلہ بہنوں کو یہ
تنبیہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے خاوندوں کو بعض اوقات چاہے زیادہ ہی ہو نصیحت کیا
کریں کہ وہ گھر سے کمائی وغیرہ یا پھر شب بیداری کے لیے نکلنے میں اللہ کا خوف
کریں.

امید ہے اس طرح کی نصیحت کسی ایک
خاوند کی ہدایت کا سبب بن جائے اور وہ حرام کام سے باز آجائے یا پھر واجب کو ترک
کرنے سے اجتناب کرے.

خاوند اور بیوی کے ایک دوسرے پر حقوق
کو جاننے کے لیے آپ سوال نمبر (10680)
کے جواب کا مطالعہ کریں.

اور یہ معلوم کرنے کے لیے کہ عورت
اپنے خاوند کی اطاعت کیوں کرتی ہے سوال نمبر (
13661) کے جواب کا مطالعہ کریں.

اور خاوند کی اجازت کے بغیر بیوی کا
گھر سے نکلنے کا حکم جاننے کے لیے آپ سوال نمبر (
69937) کے جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم.